© rasailojaraid.com

ابو عمار زاہد الراشدی

شہزادہ چارلس کی دوسری شادی اور چرچ آف انگلینڈ

برطانوی ولی عہد شہزادہ چارلس اور لیڈی ڈیانا کے درمیان طلاق موثر ہو جانے کے بعد جن مسائل نے جنم لیا ہے' ان میں چارلس کی دوسری شادی کا مسئلہ بھی ہے کیونکہ شہزادہ چارلس مبینہ طور پر کمیلا پارکر نامی لڑکی میں دلچسپی لے رہے ہیں اور اس سے شادی کے خواہشمند ہیں جبکہ چرچ آف انگلینڈ کے ذمہ دار پادری صاحبان اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور اخباری رپورٹوں کے مطابق ان کا کہنا ہے کہ چارلس کو چرچ میں دوبارہ شادی کی اجازت دینے سے چرچ اور ریاست کے تعلقات کو نقصان پہنچے گا۔ اس سلسلہ میں مانچسٹر کے بشپ کرسٹوفر فیلڈ کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک مرتبہ شادی ہو جائے تو وہ ختم نہیں ہو سکتی چنانچہ دوبارہ شادی ممکن نہیں۔ برطانیہ کا بادشاہ چرچ آف انگلینڈ کا سربراہ بھی ہوتا ہے اور شہزادہ چارلس اس منصب پر فائز ہونے والے ہیں چنانچہ دوولچ کے بشپ کولن بکائن نے اس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ شہزادہ چارلس نے ایک عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کا کھلے بندوں اعتراف کر رکھا ہے اس لیے "ایک تسلیم شدہ زانی کو سپریم گورنر بنانا بے حد بے قاعدگی کی بات ہوگی"

یہ مسئلہ تو ہے شہزادہ چارلس کی دوسری شادی کا جس کی وجہ سے چارلس کو اس فیصلہ کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کریں گے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور مسئلہ بھی اس حوالہ سے اخبارات میں موضوع بحث ہے کہ شاہی خاندان کے کسی فرد کو کیتھولک فرقہ کی کسی لڑکی سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر شہزادہ چارلس نے کسی کیتھولک لڑکی کو شریک حیات بنا لیا تو بھی وہ تاج و تخت سے محروم ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں لندن سے شائع ہونے والے ایک اردو روزنامے نے ۲۰۔ اگست ۹۶ء کی اشاعت میں جتایا ہے کہ اس وقت شاہی خاندان میں جو قوانین رائج ہیں' ان کے مطابق شاہی خاندان کا کوئی فرد کیتھولک لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ چونکہ بادشاہ چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ [illegible] عقائد اور مفادات کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آئینی محافظ ہے اس لیے ضروری ہے کہ شاہی خاندان کو کیتھولک اثرات سے محفوظ رکھا جائے، حتیٰ کہ تین سو سال قبل نافذ ہونے والے اس قانون کی رو سے تخت کا وارث کسی یہودی، مسلمان یا بدھ مت لڑکی سے شادی کر سکتا ہے مگر کیتھولک لڑکی سے شادی کی کسی صورت میں اجازت نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملکہ برطانیہ ایلزبتھ ان دنوں شاہی خاندان کے ان قواعد پر نظر ثانی کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ موجودہ صدی ختم ہونے سے قبل شاہی خاندان کے نظام میں نئی اصلاحات نافذ کر دی جائیں۔

شاہی خاندان اور ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ یعنی وزیر اعظم ہاؤس کے حکام پر مشتمل ایک کمیٹی نے ملکہ کی ہدایت پر اصلاحات کے لیے چند تجاویز مرتب کی ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ کی حیثیت سے بادشاہ کا کردار ختم کر دیا جائے اور شاہی خاندان کے افراد کو کیتھولک فرقہ میں شادی کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی شاہی خاندان کو ایک اور مسئلہ بھی درپیش ہے کہ موجودہ قانون کی رو سے شاہی خاندان میں جب تک وارث بننے کا اہل کوئی مرد موجود ہے، عورت ملکہ نہیں بن سکتی ہے جبکہ اصلاحات میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بادشاہ کی پہلی اولاد خواہ مرد ہو یا عورت، اسے وارث تخت قرار دیا جائے۔ اسی طرح شاہی خاندان کے اخراجات کا مسئلہ بھی زیر بحث ہے کیونکہ شاہی خاندان کے اخراجات کے لیے اس وقت قومی خزانے سے ۸ ملین پونڈ سالانہ دیے جاتے ہیں اور عوام میں ایک عرصہ سے ان اخراجات پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ خیر ہمیں ان امور سے غرض نہیں، ہم اس نکتہ پر گفتگو کر رہے ہیں کہ برطانوی ولی عہد اگر دوسری شادی کرنا چاہے یا کیتھولک فرقہ کی کسی خاتون سے شادی کرنا چاہے تو چرچ کو اس پر اعتراض ہے کیونکہ چرچ کے نزدیک ایک دفعہ شادی ہو جائے تو اسے ختم نہیں کیا جا سکتا یعنی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے، دوسری شادی ممکن نہیں ہے اور ولی عہد کو کیتھولک لڑکی سے شادی کا حق نہیں ہے جبکہ دوسری طرف چرچ آف انگلینڈ اور پاپائے روم دونوں کے زیر سایہ مغربی معاشرہ کی حالت عملی طور پر یہ ہے کہ طلاق کی روز افزوں شرح نے سوسائٹی کے لیڈروں کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے اور میکسیکو کے بارے میں گزشتہ دنوں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق اب کئی جوڑوں نے شادی کو زیادہ دیر تک باقی رکھنے اور طلاق سے بچانے کے لیے قانونی معاہدوں کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی بغیر شادی کے اکٹھا رہنے اور بچے پیدا کرنے کا رجحان بھی ترقی پذیر ہے اور ایسے جوڑوں کا تناسب دن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بدن بڑھ رہا ہے جو سرے سے شادی کے بندھن کو تکلف سمجھتے ہوئے اسے روا نہیں رکھتے حتیٰ کہ یہی شہزادہ چارلس اگر دوسری شادی کرنے کی بجائے کسی لڑکی کو گرل فرینڈ اور داشتہ کی صورت میں ساتھ رکھ لیں تو نہ صرف مغربی سوسائٹی بلکہ چرچ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

ہمارے خیال میں اسی افراط و تفریط نے مغربی معاشرہ کو جنسی انارکی اور خاندانی نظام کی تباہی سے ہمکنار کیا ہے اور عیسائی دنیا کی مذہبی قیادت انسانی زندگی کے فطری تقاضوں کو سمجھنے اور انہیں مذہبی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں بدستور ناکام چلی آ رہی ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے شادی طلاق اور دوسری شادی کے احکام اور خاندانی رشتوں کے معاملات کو جس طرح متوازن رکھا ہے' وہی انسانی فطرت کا حقیقی تقاضا ہے اور اسی کی برکت ہے کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام اس افراتفری اور انارکی سے بچا ہوا ہے جس کا رونا کچھ عرصہ سے مغربی دانش ور مسلسل رو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم مغرب کی نئی ثقافتی یلغار اور ورلڈ میڈیا کے دام ہمرنگ زمیں سے اپنے خاندانی نظام کو بچا سکیں (آمین)

موجودہ زمانہ میں عورتوں کی فطرت اور ان کی پیدائشی صلاحیت کے بارے میں کثرت سے تحقیقات کی گئی ہیں۔ عورت کی صنف کو خالص سائنسی اعتبار سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان تحقیقات کے ذریعہ جو باتیں معلوم ہوئی ہیں وہ حیرت انگیز طور پر عورت کے بارے میں اسلام کے نقطہ نظر کی تائید کرتی ہیں۔ جدید تحقیقات نے بتایا ہے کہ عورت پیدائشی طور پر زود حس ہے۔ وہ مرد کے مقابلہ میں جذباتی (Emotional) واقع ہوئی ہے۔ یہ دریافت واضح طور پر بتاتی ہے کہ عورتوں کو زندگی کے ایسے شعبوں میں داخل کرنا درست نہیں جہاں ٹھنڈے ذہن کے تحت فیصلہ کرنے کی ضرورت ہو' جہاں حالات کا تاثر قبول کیے بغیر رائے قائم کرنا پڑے' جہاں "مردانگی" کی ضرورت ہو نہ کی "نسوانیت" کی۔ (مولانا وحید الدین خان)

© rasailojaraid.com